© rasailojaraid.com

ایک طویل عرصہ سے راقم الحروف کا بھی یہ دستور ہوگیا ہے کہ جب کبھی کسی دنیوی حاجت کے لیے رب کی طرف رُخ کرنا پڑا ہے تو اس کے آخر میں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ضرور پڑھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے تنہا دنیا یا اکیلی آخرت کی سلامتی اور عافیت کافی نہیں، دونوں جہان چاہتا ہوں کہ! رب ان میں خیر رکھے۔ آمین!

مولانا عبدالرحمٰن عاجز

انساں تو وہ کہلاتا ہے انساں نہیں ہوتا

جو دِل غمِ دنیا سے گریزاں نہیں ہوتا
اللہ کی اُلفت کے وہ شایاں نہیں ہوتا

یہ راہِ محبت ہے رہِ وادیِ پُرخار
اس راہ میں چلنا کوئی آساں نہیں ہوتا

کس منہ سے وہ آسائشِ عقبیٰ کا ہے طالب
دنیا میں جو اس کے لیے کوشاں نہیں ہوتا

خوشنودیِ خالق کے لیے جس کا عمل ہو
مخلوق سے وہ اجر کا خواہاں نہیں ہوتا

جھک جاتا ہے انساں وہی انسان کے آگے
توحیدِ خدا کا جسے عرفاں نہیں ہوتا

اللہ کی رحمت پہ نظر رہتی ہے جس کی
انساں سے وہ طالبِ احساں نہیں ہوتا

تہذیبِ فرنگی سے جو رکھتا ہے محبت
سچ یہ ہے کہ وہ سچا مسلماں نہیں ہوتا

انساں کسی انساں کے جو دکھ میں نہیں شامل
انساں تو وہ کہلاتا ہے انساں نہیں ہوتا

بے سُود ہے اقرار گناہوں کا زباں سے
جب تک تُو تہِ دل سے پشیماں نہیں ہوتا

ہیں سامنے جس کے رہِ منزل کے تقاضے
عاجزؔ وہ کبھی بے سروساماں نہیں ہوتا

© rasailojaraid.com